Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

رجسٹرڈ نمبر
ایل
۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | ہفتہ ۳ صفر ۱۴۱۱ھ، ۲۵ ظہور ۱۳۶۹ہش، ۲۵ اگست ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۴۳

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"کہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک دشمن سے لڑتے تھے اور محض خدا کے لئے لڑتے تھے۔ آخر حضرت علیؓ نے اس کو اپنے نیچے گرا لیا اور اس کے سینہ پر چڑھ بیٹھے۔ اس نے جھٹ حضرت علیؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ آپ فوراً اس کی چھاتی پر سے اُتر آئے اور اسے چھوڑ دیا۔ اس لئے کہ اب تک تو مَیں محض خدا تعالےٰ کے لئے تیرے ساتھ لڑتا تھا لیکن اب جبکہ تُو نے میرے منہ پر تھوک دیا ہے۔ تو میرے اپنے نفس کا بھی کچھ حصہ اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ پس مَیں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے لئے تمہیں قتل کروں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے نفس کے دشمن کو دشمن نہیں سمجھا۔ ایسی فطرت اور عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ اگر نفسانی لالچ اور اغراض کے لئے کسی کو دُکھ دیتے اور عداوت کے سلسلوں کو وسیع کرتے ہیں تو اس سے بڑھ کر خدا تعالےٰ کو ناراض کرنے والی کیا بات ہوگی۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۵)

"افسوس کا مقام ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ کوششیں کی جاتی ہیں گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں۔ انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو ہمیشہ کے لئے قیام نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔ اگر یہ لوگ جو بڑے کہلاتے ہیں اس طرف توجہ کرتے تو کیا اچھا ہوتا۔ دنیا کی عجیب حالت ہو رہی ہے جو ایک دردمند دل کو گھبرا دیتی ہے۔ بعض لوگ تو کھلے طور پر طالب دنیا ہیں۔ اور ان کی ساری کوششیں اور تگ و دَو دنیا تک محدود ہے۔ لیکن بعض لوگ ہیں تو اسی مردُود دنیا کے طلبگار، مگر وہ اس پر دین کی چادر ڈالتے ہیں۔ جب اس چادر کو اُٹھایا جاوے تو وہی نجاست اور بدبُو موجود ہے۔ یہ گروہ پہلے گروہ کی نسبت زیادہ خطرناک اور نقصان رساں ہے۔ اکثر لوگ جب ان دینداروں کی حالت کو دیکھتے ہیں تو وہ دہریئے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے اعمال کو ان کے اقوال کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔ سُننے والے جب ان کی باتوں کو سُن کر پھر ان کے اعمال کو دیکھتے ہیں تو ان کا ایمان بالکل جاتا رہتا ہے۔ اور وہ دہریہ ہو جاتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۱)

مُردوں کو زندہ کرنیوالی کوشش

"ہم اس بھرپور کوشش کے قائل ہیں جو مُردوں کو زندہ کرنیوالی ہے اور ہم دل و جان کے ساتھ اس بھرپور کوشش میں مصروف ہیں ـــــ جب خدا تعالےٰ کسی پر فضل کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ساری دنیا ملکر بھی فضل کے اس ہاتھ کو روک نہیں سکتی"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ
الفضل ۲۱ اگست ۱۹۹۰ء)

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب (وکالت علیا تحریک جدید) کو مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۹۰ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچی کا نام "ماریہ حفیظ" تجویز فرمایا ہے۔ بچی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت تحریک "وقفِ نو" میں شامل ہے۔ بچی محترم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ کی نواسی اور مکرم مرزا لطیف احمد صاحب ربوہ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور عمر میں برکت دے۔

ضروری اعلان

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ میں چوکیدار کی ایک آسامی خالی ہے۔ اچھی صحت والے موزوں امیدوار اپنی درخواستیں صدر محلہ/امیر جماعت/صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ ۲۹ اگست ۱۹۹۰ء تک دفتر ہذا میں پہنچا دیں۔ اور ۳۰ اگست ۱۹۹۰ء بروز جمعرات بوقت سوا پانچ بجے شام انٹرویو کے لئے دفتر ہذا میں تشریف لے آئیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

پودے لگانے کے بعد ان کی نگہداشت کرنا بہت ضروری ہے۔

قرآن کریم کے سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہیئے اور انصار اللہ کی تنظیم کا یہ فرض ہے کہ وہ انصار اللہ (پاکستان) کو اس بات کی اطلاع دے اور ہر مہینہ اطلاع دیتی رہے کہ انصار اللہ نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک نبھایا ہے اور اس کے کیا نتائج نکلے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ اپریل ۱۹۶۹ء)

تعلیم القرآن کے سلسلہ میں ذمہ داریاں ادا کریں

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرمائے

"انصار اللہ کو آج مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے طوعی اور رضاکارانہ چندوں کی ادائگی میں سُست ہو چکے ہیں (اللہ تعالےٰ آپ کو چُست ہو جانے کی توفیق عطا فرمائے) لیکن مجھے اس کی اتنی فکر نہیں جتنی اس بات کی فکر ہے کہ آپ ان ذمہ داریوں کو ادا کریں جو تعلیم القرآن کے سلسلہ میں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کے سلسلہ میں آپ پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری تو خود قرآن کریم سیکھنے کی ہے اور ایک ذمہ داری ان لوگوں (مردوں اور عورتوں) کو قرآن کریم سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے کہ جن کے آپ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق راعی بنائے گئے ہیں۔ آپ ان دونوں ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد تر ان کی طرف متوجہ ہوں۔ ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے قرآن کریم پڑھتے ہیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ، ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵، ظہور ۱۳۶۹ ہش ـــــ ۲۵، اگست ۱۹۹۰ء

ایک تاریخ ساز سال

جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ذرّہ ذرّہ اور گوشہ گوشہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور بے کنار رحمتوں کا بھرپور نظارہ پیش کرتا ہے اور ہر احمدی کے ایمان میں استحکام اور ترقی کا موجب ہوتا ہے۔

لیکن اس طویل تاریخ میں بعض ایسے ادوار بھی آ جاتے ہیں جہاں رحمتِ باری کے معمول کے نزول میں زبردست شدّت اور تیزی آ جاتی ہے۔ اور وہ چھاجوں پانی برستا ہے کہ ہر طرف جل تھل ہو جاتا ہے۔ روحوں کو ایک ولولہ تازہ ملتا ہے اور ذہن میں مولا کے دَر پر مزید قربانیاں پیش کرنے کی تڑپ پہلے سے کہیں بڑھ جاتی ہے۔

مولا کریم کی ایسی ہی رحمتوں اور برکتوں کا نمونہ صد سالہ جوبلی کا سال تھا۔ اس سال یعنی ۹۰-۱۹۸۹ء میں بیعتوں کی تعداد کے لحاظ سے ایک ریکارڈ تعداد مشاہدہ میں آئی۔ اس سال قریباً سوا لاکھ افراد احمدیت کی آغوش میں آکر اپنی دنیا اور آخرت سنوار گئے۔ جماعت احمدیہ کے سَو سال میں ایک بھی سال اس سے قبل ایسا نہیں آیا جب احمدی ہونے والوں کی تعداد میں ایسا زبردست اضافہ دیکھنے میں آیا ہو۔ افریقہ کی سرزمین میں ہزاروں کی تعداد میں احمدی ہونے کی خوشخبریاں پہلے بھی ملتی رہی ہیں۔ لیکن اس تعداد کا سوا لاکھ تک پہنچ جانا احمدیت کی زبردست ترقی کا ایک ناقابل تردید ثبوت ہے

اس عظیم انعامِ خداوندی کے حاصل ہونے پر ہر احمدی کا دل خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے حق شکر ادا ہونے کی تمنا کریں۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنا بھی اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے بغیر ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو زیادہ شکر ادا کرے گا وہ زیادہ پائے گا۔ جماعت احمدیہ کا طرّہ امتیاز ہے کہ وہ اپنے مولا کی شکر گزاری کا حق ادا کرنے کے میدان میں پیچھے نہیں رہتی۔ مولا کریم کے حضور التجا ہے کہ وہ محض اپنے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو عبد شکور بنائے۔ رحمتوں اور فضلوں کی مزید موسلا دھار بارشوں کا حقدار بننے کی توفیق دے اور ہمارے اوپر رحمتوں اور برکتوں کی بارش برساتا چلا جائے۔

تم نے اک آگ لگا دی ہے بتاؤ تو سہی
تم نے آنچل سے ہوا دی ہے بتاؤ تو سہی
رُوح بیتاب ہے کیوں ہوش میں آنے کیلئے
تم نے ہولے سے صدا دی ہے بتاؤ تو سہی

ابوالاقبال

اُس بشر کا ہمنوا سارا جہاں ہو جائے گا
مہرباں جس پر خدائے مہرباں ہو جائے گا

جُز بہ قربِ مصطفیٰؐ قربِ خدا ممکن نہیں
فاصلہ کون و مکاں کا درمیاں ہو جائے گا

ہر جگہ موجود ہے تُو ہر جگہ تیرا وجود
سر جہاں رکھ دیں گے تیرا آستاں ہو جائے گا

نام تیرا انبساطِ زندگی بن جائے گا
تذکرہ تیرا سرورِ جاوداں ہو جائے گا

آؤ تنہا ہی خدا کا نام لے کر چل پڑیں
راہ پیماں آملیں گے کارواں ہو جائے گا

طائرو! موجِ نوا موجِ ضیا بن جائے گی
نُورِ نغمہ سے فروزاں آشیاں ہو جائے گا

تم نہیں تو خاک ہے رنگینیٔ یادِ بہار
آ بھی جاؤ الصرامِ گلستاں ہو جائے گا

جھانک کر دیکھے تو کوئی کہکشانوں سے پرے
بے نقاب آنکھوں پہ حُسنِ کُن فکاں ہو جائے گا

کم نہ ہو گا درد لیکن درد کی لذّت سے دل
بے نیازِ منّتِ چارہ گراں ہو جائے گا

بے زباں کی جُنبشِ مژگاں زباں بن جائے گی
اشکِ لرزاں حالِ دل کا ترجماں ہو جائے گا

فصلِ گُل میں شعلۂ گُل سے بھی لگ جاتی ہے آگ
جَل کے خاکستر جمالِ گلستاں ہو جائے گا

شرط اتنی ہے سفر سُوئے حریمِ حُسن ہو
عشقِ آشفتہ امیرِ کارواں ہو جائے گا

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر

(اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

پہلے زمانوں میں جو فتنے پیدا ہوئے تھے وہ صرف مقامی ہوتے تھے۔ مثلاً ہندوستان کا فتنہ مستقل ہوتا تھا۔ اور وہ ایرانی فتنہ سے متاثر نہیں ہوتا تھا۔ اور ایرانی فتنہ مستقل ہوتا تھا۔ اور وہ یونانی فتنہ سے متاثر نہیں ہوتا تھا۔ اسی طرح مصری فتنہ مستقل ہوتا تھا۔ جو یونانی اور ایرانی فتنوں سے متاثر نہیں ہوتا تھا۔ اس وجہ سے ان فتنوں کا دین پر متفقہ حملہ نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ ان کی مثال بالکل ایسے ہی تھی جیسے ایک ملک میں ڈاکو لوٹ مار کر رہے ہوں تو کچھ ایک طرف سے حملہ آور ہوں تو کچھ دوسری طرف سے۔ ڈاکوؤں سے ملک کا امن بے شک خطرے میں پڑ جائے گا۔ مگر حکومت تباہ نہیں ہوگی۔ حکومت ہمیشہ منظم طاقتوں سے تباہ ہوا کرتی ہے۔ لیکن موجودہ فتنہ کے زمانے میں ریل اور تار اور فون اور پریس کی ایجاد کی وجہ سے ایشیا افریقہ پر اثر انداز ہو رہا ہے اور افریقہ ایشیا پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ یورپ امریکہ پر اثر انداز ہو رہا ہے اور امریکہ یورپ پر اثر ڈال رہا ہے۔ اس لئے مختلف ممالک میں جو مذہبی بے چینی پائی جاتی ہے وہ ساری دنیا میں یکساں طور پر پھیلی ہوئی ہے۔ پس پہلے فتنہ اور موجودہ فتنہ میں یہ فرق ہے کہ یہ فتنہ ایک عالمگیر فتنہ ہے۔ جاپان گو عیسائی نہیں مگر اسکے خیالات کی رو یورپ کے تابع ہے۔ چین گو عیسائی نہیں مگر اسکے خیالات یورپ کے تابع ہیں۔ اسی طرح ایران اور ترکستان اور عرب عیسائی نہیں ( ) مگر ان کے خیالات کی رو بھی یورپ کے تابع ہے۔ غرض موجودہ زمانہ میں تمام تحریکات ایک سلک میں پروئی ہوئی ہیں اور ایک نظام کے تحت نظر آتی ہیں۔ جس سے اس فتنہ کی ہیبت بہت بڑھ گئی ہے۔ پہلے انسان یہ خیال کرتا تھا کہ ایرانی یا یونانی یوں کہتا ہے۔ مگر اب یہ کہا جاتا ہے کہ دنیا کا ہر معقول پسند انسان یوں کہتا ہے۔ پہلے اگر کسی کے سامنے یہ کہا جاتا تھا۔ کہ ایرانیوں کا یہ عقیدہ ہے تو سننے والا دل میں کہہ سکتا تھا کہ شائد باقی دنیا کا عقیدہ اسکے خلاف ہو۔ اس لئے وہ مرعوب نہیں ہوتا تھا۔ اور عملاً بھی ایسا ہی تھا۔ یعنی ایک وقت میں ایک ہی بدی سارے عالم میں پھیلی ہوئی نہ تھی۔ کسی ملک میں کوئی بدی ہوتی تھی اور کسی ملک میں کوئی۔ اگر ہندوستان میں دہریت کی رو تھی تو ایران میں بدعملی کی رو تھی۔ یونان میں فلسفہ کی رو تھی تو مصر میں مشرکانہ خیالات کی رو تھی پس ان کے اعتراضات میں یکسانیت نہیں تھی۔ اور مخالفت میں تنظیم نہیں پائی جاتی تھی۔ لیکن اس زمانے میں تمام خیالات ایک رو اور ایک ہی سلک کے ماتحت ہیں۔ جہاں سے بھی کوئی تحریک اٹھتی ہے اس کا مقصد ایک ہی ہوتا ہے اور وہ یہ کہ دنیا کو خدا سے دور کر دیا جائے۔ اور مادیت کی طرف اسے مائل کیا جائے۔ چین جاپان سائبیریا۔ ایران۔ افغانستان جہاں جاؤ وہاں یہی مرض دکھائی دے گا۔ ہر شخص دنیا کو دین پر مقدم کر رہا ہوگا اور ہر شخص کی یہ کوشش ہوگی کہ دنیا سے خدا تعالیٰ کی محبت کو مٹا دیا جائے یہ چیز پہلے کبھی ساری دنیا میں ایک وقت میں نہیں پائی جاتی تھی۔ دوسری چیز جو امتیازی رنگ رکھتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ پہلے جتنے حملے ہوتے تھے۔ وہ فلسفیانہ ہوتے تھے اور فلسفہ کی بنیاد واہمہ اور خیال پر ہے مگر اسوقت جتنے حملے ہوتے ہیں وہ سائنس کی بنا پر ہوتے ہیں اور سائنس کی بنیاد مشاہدے پر ہے۔ فلسفیانہ سوالات کے جواب میں تو انسان بڑی دلیری سے کہہ سکتا ہے کہ یہ تمہارے ڈھکوسلے ہیں۔ لیکن مشاہدے پر بنیاد رکھتے ہوئے جب کوئی سوال پیش کیا جائے تو اسکا جواب دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ کہنا کہ اس دنیا کی زندگی ہی اصل زندگی ہے مرنے کے بعد جو کچھ ہوتا ہے وہ کس نے دیکھا ہے۔ کہ وہاں آرام و آسائش میسر آسکے گی ایک فلسفیانہ خیال ہے۔ اور اسے سن کر ایک انسان متاثر تو ہو سکتا ہے مگر دوسرا شخص یہ بھی تو کہہ سکتا ہے کہ یہ تو درست ہے کہ اگلے جہان کا ثواب اور عذاب کسی نے نہیں دیکھا۔ لیکن اگلے جہان میں ثواب اور عذاب کا نہ ملنا بھی تو تم نے نہیں دیکھا اس لئے دونوں نظریات سائنس کے لحاظ سے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن ذرات عالم کی بناوٹ پر اپنے خیالات کی بنیاد رکھتے ہوئے اور یہ ثابت کرتے ہوئے کہ دنیا کا ذرہ ذرہ ایک ایسی تنظیم کی صورت رکھتا ہے کہ کارخانۂ عالم خود بخود چلتا چلا جاتا ہے۔ جب کہا جائے کہ اس دنیا کو چلانے کے لئے کسی بیرونی ہستی کی ضرورت نہیں تو یہ سوال ایک نیا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ جو پہلے وسوسہ میں نہیں تھا۔ پھر پہلے خدا کے وجود کے خلاف صرف فلسفی کھڑے ہوا کرتے تھے مگر اب علم النفس والے بھی کھڑے ہیں علم طبقات الارض والے بھی کھڑے ہیں علم ہیئت والے بھی کھڑے ہیں۔ غرض تمام علوم مشترکہ طور پر دین حق کے خلاف پیش کئے جاتے ہیں۔ اور یہ حملہ پہلے سے بہت زیادہ سخت ہے۔ پہلے یہ سمجھ لیا جاتا تھا کہ ایک فلسفی نے خدا کی ہستی کا انکار کیا ہے۔ نہ معلوم اسکے قول میں سچائی بھی ہے یا نہیں مگر اب یہ کہا جاتا ہے کہ جس رنگ میں بھی دیکھو یہی نتیجہ نکلے گا کہ (خدا کی پناہ) خدا نہیں۔

بدی کو روکنے کے متعلق اللہ تعالیٰ ایک اور لطیف نکتہ بیان فرماتا ہے پہلے تو یہ بتایا تھا کہ ایک دوسرے کے متعلق بے بنیاد باتوں کا اپنی مجالس میں تذکرہ کرتے رہنا قوم کے اخلاقی معیار کو تباہ کر دیتا ہے اب ایک اور بات کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور فرماتا ہے تم شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ اسلئے کہ جو شخص شیطان کے قدموں کے پیچھے چلے گا۔ وہ بدی اور بدکاری میں مبتلا ہو جائے گا۔ کیونکہ شیطان فحشاء اور منکر کا حکم دیتا ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر برائی جو دنیا میں پھیلتی ہے اس کی ابتداء بھیانک نہیں ہوتی۔ شیطان کا یہ طریق نہیں کہ کوئی خطرناک بات کرنے کے لئے ابتدا میں ہی انسان کو تحریک کرے کیونکہ انسان کی فطرت میں حیاء و شرم کا مادہ رکھا گیا ہے۔ اس لئے جس کام کو انسان صریح طور پر برا سمجھے اس کو فوری طور پر کرنے کے لئے وہ تیار نہیں ہوتا مثلاً شیطان اگر کسی کو سیدھا ہلاکت کی طرف لے جانا چاہے۔ تو وہ نہیں جائے گا ہاں چکر دے کر لے جائے ۔ تو چلا جائے گا۔ پس شیطان پہلے ہی کسی بڑی بدی کی تحریک نہیں کرتا بلکہ پہلے چھوٹی برائی کی جو بظاہر برائی نہ معلوم ہوتی ہو تحریک کرتا ہے۔ پھر اس سے آگے چلاتا ہے۔ پھر اس سے آگے حتیٰ کہ خطرناک برائی تک لے جاتا ہے۔ گویا شیطان پہلے ہی گڑھے کے سرے پر لے جاکر انسان کو نہیں کہتا کہ اس میں کود پڑو۔ بلکہ پہلے گھر سے دور لے جاتا ہے جسطرح ڈاکو گھر کے پاس حملہ نہیں کرتے یا جو لوگ بچوں کو قتل کرتے ہیں وہ گھر کے پاس نہیں کرتے بلکہ ان کو دھوکہ اور فریب سے دور لے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں آؤ تمہیں مٹھائی کھلائیں اور جب شہر یا گاؤں سے باہر لے جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اب کوئی دیکھنے والا نہیں تو گلا گھونٹ کر مار دیتے ہیں۔ یہی طریق شیطان کا ہوتا ہے وہ پہلے انسان کو اس قلعے سے نکالتا ہے جہاں خدا نے انسان کو محصور کیا ہوا ہوتا ہے۔ یعنی فطرت صحیحہ کے قلعے سے انسان اس سے باہر چلا جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ کوئی حرج نہیں مگر ہوتے ہوتے وہ اتنا دور چلا جاتا ہے کہ پھر اسکا واپس لوٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور شیطان کے پنجے میں گرفتار ہو کر تباہ ہو جاتا ہے۔ جھوٹے الزام کے ذکر کے ساتھ یہ نصیحت فرما کر اسطرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم یہ نہ کہنا کہ یہ معمولی بات ہے کیا ہوا۔ اگر کسی پر ہم نے زنا کا الزام لگا دیا۔ یا یہ کہ ہم نے تو نہیں لگایا کسی نے ہم کو بات سنائی اور ہم نے آگے سنا دی۔ شیطان کا یہی طریقہ ہے۔ وہ پہلے اپنے پیچھے چلاتا ہے اور آہستہ آہستہ روحانیت اور شریعت کے قلعے سے دور لے جاتا ہے۔ اور جب انسان دور چلا جاتا ہے تو اسکو مار ڈالتا ہے۔ پس شیطان پہلے تو یہی کہے گا کہ تحریک کرے گا کہ دوسرے کی کہی ہوئی بات بیان کردو تمہارا اس میں کیا حرج ہے۔ لیکن جب تم ایسا کر لو گے تو پھر خود تمہارے منہ سے ایسی بات نکلوائے گا۔ اور جب یہ بھی کر لو گے تو پھر اس فعل کا تم سے ارتکاب کروائے گا۔ پس تم پہلے ہی اس کے پیچھے نہ چلو اور پہلے قدم پر ہی اس کی بات کو رد کردو تاکہ تم تباہی سے محفوظ رہو۔

جب لڑائی شروع ہو جائے تب بھی اس بات کی اچھی طرح تحقیق کر لی چاہئیے کہ دشمن کا ارادہ جارحانہ لڑائی کا ہے یا نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ دشمن جارحانہ لڑائی کا ارادہ نہ کرتا ہو۔ بلکہ وہ خود کسی خوف کے ماتحت فوجی تیاری کر رہا ہو۔ پس پہلے اچھی طرح تحقیقات کر لیا کرو۔ کہ دشمن کا ارادہ جارحانہ جنگ کا تھا۔ تب اسکے سامنے مقابلے کیلئے آؤ۔ اور اگر وہ کہے کہ میرا ارادہ جنگ کرنے کا نہیں تھا۔ میں تو صرف خوف کی وجہ سے تیاری کر رہا تھا۔ پھر تمہیں یہ نہیں کہنا چاہئیے کہ نہیں تمہاری جنگی تیاری بتاتی ہے کہ تم ہم پر حملہ کرنا چاہتے ہو۔ ہم کس طرح سمجھیں کہ ہم تم سے مامون اور محفوظ ہیں۔ بلکہ اسکی بات کو قبول کر لو اور یہ سمجھو کہ اگر پہلے اس کا ایسا ارادہ بھی تھا تو ممکن ہے بعد میں اس میں تبدیلی پیدا ہو گئی ہو۔ کیونکہ تم خود اس بات کے زندہ گواہ ہو کہ دلوں میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

انڈونیشیا کی ایک مذہبی تنظیم

انڈونیشیا میں نہضتہ العلماء ایک خاصی بہت بڑی مذہبی تنظیم ہے۔ اس کے ساتھ منسلک افراد کی تعداد تین کروڑ بتائی جاتی ہے۔ انڈونیشیا ایک بہت بڑا ملک ہے اور دنیا بھر میں ہر دوسرے ملک کے مقابلے میں یہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اس کے اپنے حدودِ اربعہ کے مطابق یہ دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے اور اس کی آبادی ۱۷ کروڑ ہے جن میں سے اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ کہتے ہیں کہ انڈونیشیا میں تحمّل اور بردباری کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس تنظیم کے سربراہ عبدالرحمٰن واحد کو یہ بات بہت بھلی لگتی ہے۔ وہ خود درمیانے راستے پر چلنے والے وسیع المشرب لیڈر ہیں اور کہتے ہیں کہ جب تک آزادئ خیال اور آزادئ اظہار نہ ہو انسان کی آزادی مکمل نہیں ہو سکتی۔ وہ اپنے خیالات اور اپنے کامیاب پروگراموں کی وجہ سے انڈونیشیا کے سب سے زیادہ بااثر سیاسی آدمی کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ الفاظ کو اس طرح استعمال نہیں کرتے کہ ان کے پیچھے کارکردگی کا سہارا نہ ہو۔ ہر بات جو انڈونیشیا کے لئے مفید سمجھتے ہیں وہ کہتے بھی ہیں اور کرتے بھی ہیں اور چونکہ ان کے ہر کام میں انڈونیشیا کے باشندوں کی بہبود کھلم کھلا نظر آتی ہے اس لئے حکومت بھی ان کے کاموں میں رکاوٹ نہیں ڈالتی۔

وہ انڈونیشیا کے ایک بہت چھوٹے سے اور مرکز سے دور گاؤں میں پیدا ہوئے اور آہستہ آہستہ انہوں نے مذہبی تعلیم حاصل کر کے اپنے آپ کو ایک مذہبی نمائندہ منوا لیا۔ ان کی تنظیم کے افراد کی تعداد ہی اتنی زیادہ ہے کہ حکومت یا کوئی اور شخص اسے نظر انداز نہیں کر سکتا۔ انہوں نے اپنی تنظیم کے تمام افراد کو دینی تعلیم دینے کا انتظام بھی کیا ہوا ہے۔ یہ لوگ عام طور پر مشرقی اور وسطی جاوا میں پائے جاتے ہیں اور یہی وہ دو مقامات ہیں جہاں انڈونیشیا کی اصل طاقت مرکوز ہے۔

ہے تو یہ مذہبی تنظیم لیکن سیاست میں بھی انہوں نے اپنا لوہا منوایا ہے۔ چونکہ یہ سب کے سب شافعی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ان کے پروگرام میں یہ بات کبھی شامل نہیں ہو سکی کہ وہ ملک کی حکومت کے لئے کوئی مزاحمتی کردار اپنائیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جب تک حکومت دستور کے مطابق کام کرتی رہے اسے ہرگز چھیڑنا نہیں چاہیئے۔ جہاں تک سیاست کے متعلق ان کے خیالات کا تعلق ہے وہ انڈونیشیا کو اسلامی ریاست نہیں بلکہ ایک ریپبلک کہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ انڈونیشیا میں مختلف مذاہب کے لوگ بستے ہیں اور خدا تعالیٰ کی یہی مرضی تھی کہ ہم سب ایک ریاست میں اکٹھے رہیں۔ شافعی لوگ اس بات کے پیشِ نظر قومی قانون کو ماننے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ البتہ وہ قانون باشندوں کی بہبود کا ذمہ دار ہونا چاہیئے اسلامی بے شک نہ ہو۔ وہ بڑے زور سے اس بات کو پیش کرتے ہیں کہ ہر شخص کو اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ حکومت بے شک غیر مسلموں کی ہو لیکن وہ مسلمانوں کے خلاف نہ ہو۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ایک کھلی جمہوریت ان کے ملک کو راس آتی ہے اور اس جمہوریت میں افراد محفوظ ہونے چاہئیں۔ ان کے خیال میں قرآنِ کریم یا شافعی مسلک اس بات کی حد بندی نہیں کرتے کہ حکومت کیسی ہو اور ملک کس طرح چلایا جائے۔ کوئی خصوصی ہدایات اس کے متعلق نہیں ملتیں البتہ یہ ضرور کہا جانا چاہیئے کہ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ملک میں افراتفری پھیلائی جائے۔

نہضتہ العلماء زیادہ تر ایسے کاموں میں مصروف ہے جن کا تعلق ملک کے باشندوں کی بہبود سے ہے۔ مثلاً اب انہوں نے ایک نئی پراجیکٹ یہ شروع کی ہے کہ مختلف متعدد جگہوں پر عوامی بینک کھول دیئے ہیں۔ یہ بینک شہروں میں بھی ہیں اور گاؤں میں بھی۔ اور تنظیم کا یہ کہنا ہے کہ ہم ایسا اس لئے کر رہے ہیں کہ لوگ آسانی سے اپنی جمع شدہ رقم کے ساتھ کوئی کاروبار کر سکیں۔ کیونکہ ان کے اس کاروبار سے نہ صرف انہیں فائدہ پہنچے گا بلکہ سارا ملک اس سے مستفیدہ ہو گا۔ ۱۹۷۳ء میں صدر سوہارتو کے سیاسی فوجی اتحاد جسے "گولکر" کہتے ہیں نے دو متقابل پارٹیاں تشکیل دی تھیں تاکہ یہ پتہ چل سکے کہ کثیر الجماعتی جمہوریت سے حکومت چلائی جا رہی ہے۔ جتنی معروف مسلمان تنظیمیں تھیں وہ ان دو پارٹیوں میں سے ایک کے ساتھ شامل ہو گئیں اور اس سے حکومت کو یہ فائدہ ہوا کہ اسلام اور ریاست کے تعلق کو مضبوط کرنے میں انہوں نے ساتھ دیا۔

۱۹۸۴ء میں عبدالرحمٰن واحد نہضتہ العلماء کے چیئرمین منتخب ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی اس تنظیم نے اپنے آپ کو سیاسی مذہبی تنظیم بنا لیا۔ انہوں نے اس وقت سوچا کہ سیاسی جماعتیں کچھ زیادہ اچھا کردار ادا نہیں کرتیں یا ان کے لئے زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتیں اس لئے انہوں نے فوج اور افسر شاہی سے تعلقات پیدا کئے۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے وہ کہتے ہیں کہ اس سے پہلے اسے ایک ردّی کی ٹوکری سمجھا جاتا تھا۔ اور اس کی طرف کوئی شخص توجہ دینے کا قائل نہیں تھا لیکن اب حالات بالکل بدل گئے ہیں۔ اب ہم ملک کی سیاست پر بھی اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک تنظیم کی طاقت کا تعلق ہے عبدالرحمان واحد کہتے ہیں کہ صدر مملکت جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے دستور کے خلاف کوئی کام کیا تو میں ۲۰ لاکھ آدمی جکارتہ کی سڑکوں پر لے آؤں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اسلامی روایات کا پابند ہوں لیکن جہاں تک میرے خیالات کا تعلق ہے ان کی تشکیل میں مختلف تنظیموں نے حصّہ لیا ہے اور ان میں سے بہت سی تنظیمیں اور افراد غیر مسلم ہیں۔ میں نے لبرل ازم تو کمیونسٹوں سے لیا اور اسی طرح اٹلی کے گرامسی سے جنہوں نے مجھے انسانی معاشرے کے متعلق بہت کچھ سکھایا۔ جہاں تک سیاست کا تعلق ہے میں نے ہندوستان کے موہن داس گاندھی اور مارٹن لوتھر کنگ جو امریکہ کے باشندے تھے سے بہت کچھ سیکھا۔ جب میں مشرقِ وسطیٰ میں تھا تو اس وقت مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ اسلام یہودیت اور علیسائیت ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں اور میرے ذہن پر یہ بات مسلط ہو گئی کہ مسلمان ان دونوں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

ان کی عمومی پالیسی کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ زندگی کی ہر بات کو مذہب کے آئینے میں دیکھتے ہیں اور ضرورت کے مطابق تمام باتوں کو ڈھال کر انسانی بہبود کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اجتہاد کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور ہم جو کچھ بھی اپنے مذہب کے متعلق جانتے ہیں اسے اپنے حالات کے مطابق بنانا ہمارا فرض ہے۔

درآمد - برآمد

کسی چیز کی درآمد اور برآمد کے ضابطے میں دو ملک منسلک ہوتے ہیں۔ ایک درآمد کرنے والا اور ایک برآمد کرنے والا اور اگر اس درآمد اور برآمد کو روکنے کا عمل جاری کرنا ہو تو سب لوگ جانتے ہیں کہ یا برآمد کرنے والا ملک اپنے ملک میں یہ فیصلہ کرے گا کہ ہم نے یہ چیز برآمد نہیں کرنی اور درآمد کرنے والا اس سے محروم ہو جائے گا یا درآمد کرنے والا ملک یہ فیصلہ کرے گا کہ ہم نے آئندہ یہ چیز درآمد نہیں کرنی اور برآمد کرنے والے ملک کے پاس وہ چیز ضرورت سے زیادہ پڑی رہے گی۔ لیکن یہ کبھی سننے میں نہیں آیا کہ برآمد کرنے والا ملک درآمد کرنے والے ملک سے اپیل کرے کہ خدا کے لئے ہماری فلاں چیز درآمد نہ کریں۔ اس کی ہمیں خود ضرورت ہے۔ لیکن اب یہ بات یوں سامنے آئی ہے کہ جاپان جو کہ ابھی تک لکڑی کے کلچر میں زندگی گزار رہا ہے۔ اور اپنے مکانات کے لئے اسے ٹراپیکل وڈ کی ضرورت ہے اور جو ۸۵ سے ۹۰ فی صد اپنی لکڑی کی ضرورت ملیشیاء کی سراوک اور سباء ریاستوں سے پوری کرتا ہے اس سے یہ اپیل کی جا رہی ہے کہ وہ وہاں سے کم لکڑی درآمد کرے۔ کہتے ہیں کہ سراوک اور سباء کے جنگلات میں رات کے وقت بھی روشنیوں کا طوفان ہوتا ہے اور ۲۴ گھنٹے لکڑی کاٹنے کا کام جاری رہتا ہے تاکہ جاپان کی تعمیراتی ضرورت پوری کی جا سکے۔ یہ بات کبھی تو خاصی دیر سے جاری ہے لیکن جاپان پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اسے عمارتی لکڑی کی ضرورت ہے اور جہاں سے بھی اس کی یہ ضرورت پوری ہو سکے گی وہ ضرور پوری کرے گا۔

سراوک اور سباء ریاستوں کے سربراہوں نے ایک درخواست لکھ کر ساری دنیا میں پھیلائی ہے کہ وہ جاپان کو وہاں سے لکڑی حاصل کرنے سے منع کریں اور انہوں نے اپنی حکومت سے بھی درخواست کی ہے کہ وہ ان لائسنسوں کو جو جاپان سے عمارتی لکڑی حاصل کرنے والوں کو دیئے جا چکے ہیں منسوخ کرے۔ برونو منسر جسے عام طور پر اس ٹارزن کہا جاتا ہے، نے ۶ سال پیناٹنگ میں گزارے۔ پیناٹنگ سراوک کے جنگلات کا علاقہ ہے۔ وہ اس پیغام یا اس درخواست کو لے کر ساری دنیا میں گھومنا چاہتے ہیں تاکہ عمارتی لکڑی کے جاپان کی طرف سے حصول کو روکا جا سکے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر لکڑی یونہی کاٹی جاتی رہی تو ہمارے جنگلات عنقریب ختم ہو جائیں گے۔ اور اس طرح ہماری روزی کا سامان بھی ہم سے چھن جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گا۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ اس طرح لکڑی کاٹے جانے سے وہاں آپس کے قبائلی تعلقات بھی بری طرح متاثر ہو رہے ہیں. کیونکہ کاٹنے والے لوگ تو وہیں کے ہیں اور احتجاج کرنے والے لوگ بھی وہیں کے ہیں جہاں تک سراوک کی عمارتی لکڑی کا سوال ہے وہ اپنی کل برآمد کا ۵۰ فی صد جاپان کو بھیجتا ہے اور سباہ ۷۰ فی صد۔ جب "اکیرا تاتی یوچی ماروبینی" کے جنرل مینیجر سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اس اپیل کی طرف توجہ دیں گے تو انہوں نے کہا کہ اس طرح لکڑی کا درآمد کرنا یا نہ کرنا ہمارے فیصلے سے تعلق نہیں رکھتا۔ اگر ہم نے یہ لکڑی درآمد نہ کی تو ان لوگوں کے ساتھ جن سے ہم لکڑی خریدتے ہیں اچھا سلوک نہیں ہوگا۔ یہ تو انہیں فیصلہ کرنا چاہیئے کہ وہ لکڑی برآمد کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ جہاں تک درآمد کرنے والی کمپنی کا تعلق ہے وہ کہتے ہیں کہ سراوک اور سباہ کے لوگ اپنے جنگلات کو دوبارہ اگانے کی طرف توجہ نہیں دیتے لیکن اگر وہ چاہیں تو ہم لکڑی کی خرید پر مزید قیمت ادا کر سکتے ہیں تاکہ اس رقم سے وہ دوبارہ پودے لگا سکیں۔ البتہ یہ قیمت بہت زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ جاپان میں لکڑی کو ضائع کیا جا رہا ہے مثلاً جو عمارتی لکڑی ہے اور جسے صرف عمارت کے لئے استعمال ہونا چاہیئے اسے بھی گو بنانے کے لئے (یعنی سیڑھی بنانے کے لئے) استعمال کیا جاتا ہے اور چند روزہ استعمال کے بعد اسے ردی چیز سمجھ کر پھینک دیا جاتا ہے۔ اگرچہ ساری دنیا میں طریق یہ ہے کہ اگر لکڑی کی گو بنائی جائے تو وہ عام اور معمولی سی لکڑی سے بنائی جاتی ہے۔

جنگلات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا خیال ہے کہ ملیشیا میں ۱۰۰ سال سے لکڑی کاٹی جا رہی ہے۔ اور اب یہ منزل آگئی ہے کہ مزید لکڑی کاٹنے کے کوئی مواقع میسر نہیں ہونگے۔ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ایشیاء کے جنگلات جو خاص طور پر بارش کا باعث بنتے ہیں ان کو جوں کا توں رکھا جائے۔ ورنہ سارے ایشیاء پر اس کا برا اثر پڑے گا۔

زمبابوے کے سفید فام وزراء

زمبابوے جو پہلے رہوڈیشیا کہلاتا تھا آج سے دس سال قبل آزادی حاصل کر کے زمبابوے کہلانے لگا۔ زانو پارٹی جس کا جھکاؤ مارکسسٹ خیالات کی طرف ہے، نے شروع سے اس پر حکومت کی ہے اور رابرٹ مگابے شروع سے آج تک صاحب اقتدار ہیں۔ یہ بات تو کوئی ڈھکی چھپی نہیں کہ جہاں کہیں سیاہ فام لوگوں نے سفید فام لوگوں سے آزادی حاصل کی ہے وہاں حکومت کی تشکیل میں سفید فام لوگوں کو بہت کم حصہ ملا ہے۔ بلکہ آہستہ آہستہ ان کا عمل دخل کم سے کم تر ہوتا گیا ہے۔ حال ہی میں جب زمبابوے میں انتخابات ہوئے تو ہاؤس آف اسمبلی کی ایک سو بیس نشستوں میں سے سفید فام لوگوں نے صرف چار نشستیں حاصل کیں۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ لوگ جو اس طرح نشستیں حاصل کرتے ہیں سفید فام ہی ہوں۔ البتہ انہیں سفید فام لوگوں کی حمایت حاصل ہوتی ہے۔

ملک میں اسوقت پندرہ لاکھ افراد بیکار ہیں جبکہ کل آبادی ۹۰ لاکھ ہے۔ ساری زمین کا 29 فیصد چار ہزار سفید فام تجارتی زمینداروں کے پاس ہے جبکہ اس کا تیس فی صد حصہ پچاس لاکھ کسانوں کے پاس ہے

حال ہی میں ایک اخبار نویس نے اس ملک کے متعلق کہا ہے کہ "یہ دھوپ اور چھاؤں کا ملک ہے۔ بعض پہلوؤں سے اس نے بہت زیادہ ترقی کی ہے اور بعض پہلوؤں سے اس نے کوئی ترقی نہیں کی۔ حتیٰ کہ ایان سمتھ (IAN SMITH) نے جو ایمرجنسی نافذ کی تھی وہ آج بھی اسی طرح نافذ ہے۔ یہاں بہت کچھ بدل گیا ہے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ بہت کچھ ابھی نہیں بدلا"۔ جہاں تک ملکی لوگوں کی صحت کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ ایڈز کی بیماری میں تمام باشندوں کا ۱/۵ ملوث ہو چکا ہے چونکہ سفید فام خاصی تعداد میں ملک چھوڑ گئے ہیں۔ اس لئے وہاں کی اقتصادی حالت پر بھی برا اثر پڑا ہے۔ دو لاکھ سفید فام لوگوں کا ۱/۲ ملک چھوڑ گئے ہیں۔

بیرونی ممالک سے سپیئر پارٹس نہ منگوائے جا سکنے کی وجہ سے حکومت کا چلایا جانے والا ریلوے کا نظام بھی تہہ و بالا ہو چکا اور سڑکوں پر بسیں بھی کوئی تسلی بخش کارکردگی پیش نہیں کر رہیں۔ تین سفید فام وزیروں میں سے ایک وہ ہیں جنہیں ۱۹۸۵ء میں برطرف کیا گیا تھا۔ وہ اسوقت زراعت کے وزیر تھے اور ان کو برطرف کرنے کے بعد سفید فام لوگوں نے احتجاجی خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اب انہیں واپس کابینہ میں لے لیا گیا ہے اور رسل و رسائل اور مواصلات کا وزیر بنا دیا گیا ہے۔

زمبابوے کی ایک بہت بڑی صنعت کان کنی ہے۔ اور کان کنی کا بیشتر حصہ ابھی تک سفید فام تکنیکی لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ دراصل رابرٹ مگابے کو یہ تین سفید فام وزراء اس لئے کابینہ میں لینے پڑے کہ اقتصادی حالات کو بہتر بنایا جا سکے۔ تجزیہ نگاروں کا یہ کہنا ہے کہ بیرونی دنیا نے زمبابوے کے ساتھ کوئی بہت اچھا سلوک نہیں کیا۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد اب تک جہاں تک نئی صنعت کاری کا تعلق ہے یا چیونگ گم بنائی جا رہی ہے یا کھانے کا تیل تیار کیا جا رہا ہے یا اس کے علاوہ پھلیوں کے بیج پکا کر یعنی ٹین میں فروخت کرنے کا انتظام کیا گیا ہے اب جبکہ مشرقی یورپ میں صنعت کاری کی زیادہ ضرورت ہے تو بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ زمبابوے کی طرف لوگوں کی توجہ کم ہو جائے گی۔ دس سال کے بعد ترقی کی رفتار ۱.۴٪ سالانہ ہے اور جہاں تک آبادی میں اضافے کا سوال ہے یہ تین فیصد کے حساب سے ہو رہا ہے چونکہ مستقبل کے متعلق کوئی کچھ یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا وہ لوگ جو کسی پیشے میں ماہر ہوتے ہیں ملک چھوڑ کر باہر چلے جاتے ہیں اور وہاں رہنے والوں کو یہ خطرہ رہتا ہے کہ مارکسسٹ خیالات کی حکومت کسی بھی وقت فیکٹریوں کو اپنی مرضی کے مطابق قومیا سکتی ہے۔ سفید فام لوگوں نے مگابے کو نوے فیصد ووٹ دیئے اور ان کے مگابے کے ساتھ تعلقات بھی بہت اچھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مگابے ہمیشہ ہم سے یہ کہتے ہیں کہ آپ یہ نہ دیکھیں کہ میں سیاسی حیثیت میں کیا کہتا ہوں بلکہ یہ دیکھیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ جہاں تک تمباکو کی صنعت کا سوال ہے زمبابوے کو چار سو ملین ٹن گذشتہ دس سالوں میں وصول ہوئے ہیں لیکن اس صنعت کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ان کی تعداد کم از کم پانچ سو ہے بلکہ اس سے بھی اوپر، وہ مگابے سے مایوس ہو کر ملک چھوڑ چکے ہیں آزادی کے حصول سے اب تک آٹھ سو افراد نے ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کی ہے۔ لیکن ان کی اکثریت اسوقت ملک سے باہر ہے انہیں یہ شکوہ تھا کہ حکومت بہت کم تنخواہ دے کر بہت دور دراز علاقوں میں کام کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ ملک میں تعلیمی پالیسی بھی کچھ بہت زیادہ کامیاب نہیں رہی۔ چونکہ زیادہ زور کالج اور یونیورسٹی کی تعلیم پر دیا گیا جس کے نتیجے میں اس سے کم تعلیم والے بہت کم لوگ پائے جاتے ہیں۔ بیروزگاری کے سلسلے میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر سال تین لاکھ لڑکے اور لڑکیاں سکول سے فارغ ہو کر بیکاروں کی فہرست میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جب آزادی حاصل کی گئی تو خیال یہ تھا کہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار خاندانوں کو پلاٹ دے کر ان کی رہائش کا انتظام کر دیا جائے گا لیکن گذشتہ دس سال میں صرف ۵۱ ہزار خاندانوں کو پلاٹ دیئے جا سکے۔ بہرحال ہماری تو ہر ملک کے متعلق دعا ہے جیسا کہ زمبابوے کے لئے بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مضبوط سے مضبوط تر بنا دے اور اس کے تمام باشندوں کو خوشحال کردے اور ترقی کی راہیں ان پر کھولتا چلا جائے۔

آمنے سامنے

اس وقت سوویٹ یونین میں دو نام ایک ساتھ لئے جا رہے ہیں۔ ایک سوویٹ یونین کے صدر کا اور دوسرے سوویٹ یونین کی سب سے بڑی ریپبلک رشین ریپبلک کے وزیراعظم کا یعنی میخائیل گورباچوف اور بورس یلٹسن کے نام۔ دونوں ایک دوسرے کو یقیناً خوب جانتے ہوں گے۔ دونوں کا اس وقت آمنا سامنا ہے اور اگر کسی پہلو کو نہیں جانتے تو جاننے کی یقیناً کوشش کر رہے ہوں گے۔

بورس یلٹسن سے پوچھا گیا کہ آپ کا اور میخائیل گورباچوف کا کس طرح موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ یلٹسن نے کہا گورباچوف کو اقتدار بہت پسند ہے۔ ان کے دل میں اقتدار حاصل کرنے کا بہت زیادہ ولولہ ہے لیکن اسکے باوجود ان کا کردار کچھ بہت زیادہ مضبوط نہیں ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بیگم رئیسہ کا کردار ان سے زیادہ بہتر ہے۔ جب لوگ ان کے سامنے ان کے متعلق تعریفی کلمات کہتے ہیں تو میخائیل بہت خوش ہوتے ہیں جبکہ میرے سامنے ایسی باتیں کہی جائیں تو میں ناک بھوں چڑھاتا ہوں۔ وہ انفرادی طور پر باتیں کرتے رہنے کو پسند کرتے ہیں یعنی ایک ہی طرف کی بات کو دہراتے ہیں جبکہ میں دو طرفہ گفتگو کو پسند کرتا ہوں۔ گورباچوف ایسی تحریر کے قائل ہیں جو فقروں کے جوڑ توڑ سے بنائی جائے۔ اور جس میں بھاری بھرکم الفاظ ہوں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ تحریر سادہ ہو آسانی سے سمجھ میں آ سکے اور فقرے چھوٹے چھوٹے ہوں۔ گورباچوف عیش و عشرت کو پسند کرتے ہیں اور وہ اس سے محظوظ ہوتے ہیں جبکہ مجھے عیش و عشرت سے کوئی لگاؤ نہیں۔ وہ بہت محتاط ہیں اور اسی ناطے ان کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ اگلا قدم کس طرف اٹھانا چاہتے ہیں۔ میں غیر محتاط ہوں۔

ان سے پوچھا گیا کہ اب جبکہ آپ رشین ریپبلک کے وزیراعظم بن گئے ہیں تو کیا آپ کو اس بات کی فکر نہیں ہے کہ جو آپ کو اس سے پہلے مقبولیت حاصل تھی۔ اس میں کمی آجائے گی کیونکہ اقتدار سے پہلے حاصل کی گئی مقبولیت ضروری نہیں کہ اقتدار کے بعد بھی جاری رہے۔ انہوں نے کہا کہ درحقیقت ابھی رشین ریپبلک کا صدر ابھی صحیح معنوں میں چنا نہیں گیا

باقی صـ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز، ربوہ

مسل نمبر ۲۷۵۴۰:۔ میں سید عبدالقیوم ولد سید محمد یوسف صاحب قوم سید پیشہ تجارت عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 43/4 طاہر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان برقبہ ۸ مرلہ نمبر 43/4 طاہر آباد ربوہ مالیتی ۵۰,۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید عبدالقیوم 43/4 طاہر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ سید عبداللطیف الرحمٰن پسر موصی مسل نمبر ۲۷۵۴۱۔ گواہ شد نمبر۲ نصیر احمد کاہلوں ولد علی محمد کارکن دفتر تشخیص جائیداد موصیان ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۵۴۱:۔ میں سید عبداللطیف الرحمٰن ولد سید عبدالقیوم صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت فروخت قلمیں مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید عبداللطیف الرحمٰن ولد سید عبدالقیوم 43/4 طاہر آباد۔ گواہ شد نمبر۱۔ سید عبدالقیوم والد موصی مسل نمبر ۲۷۵۴۰ گواہ شد نمبر۲۔ نصیر احمد کاہلوں کارکن دفتر تشخیص جائیداد موصیان ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۵۴۲:۔ میں ثمرہ وسیم بنت ملک وسیم احمد قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 119 راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ثمرہ وسیم بنت ملک وسیم احمد 119 علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳۔ گواہ شد نمبر۲ چوہدری محمد صادق وصیت نمبر ۱۰۹۰۵

مسل نمبر ۲۷۵۴۳:۔ میں ڈاکٹر میاں احمد حسن ولد میاں قربان حسین صاحب قوم مغل پیشہ طبابت عمر ۵۶½ سال بیعت ۲۸/۱۲/۴۸ ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) ایک مکان پختہ برقبہ ۸ مرلے مالیتی دو لاکھ روپے (۲) ۴½ مرلہ کا پلاٹ واقع اسلام پورہ سرگودھا مالیتی ۳۶ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۱۳/۴۴ + ۲۰۰۰ = ۲۵۱۳/۴۴ روپے ماہوار بصورت پنشن و پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر میاں احمد حسن مکان نمبر ۲۴ گلی نمبر ۱۱ شالامار ٹاؤن لاہور نمبر ۹۔ گواہ شد نمبر۱۔ بشیر الدین احمد ولد محمد امین شالامار ٹاؤن۔ گواہ شد نمبر۲۔ رانا منظور احمد ولد مبارک علی خانصاحب B 57 پیپلز کالونی نمبر۲ فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۷۵۴۴:۔ میں حلیمہ اختر زوجہ رانا محمد یونس صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ضلع جھنگ حال خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زیور طلائی ۳ تولہ مالیتی دس ہزار روپے۔ (۲) حق مہر ۳۲/۲۵ روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ حلیمہ اختر زوجہ رانا محمد یونس بھیرہ ضلع جھنگ حال خوشاب۔ گواہ شد نمبر۱۔ رانا محمد یونس خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ جاوید احمد جاوید۔ مربی سلسلہ۔

مسل نمبر ۲۷۵۴۵:۔ میں فیصل منیب منٹو ولد خواجہ حفیظ احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۳۲ گلبرگ II لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فیصل منیب منٹو ۳۳۲ گلبرگ II لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ خواجہ حفیظ احمد والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲ محمد جمیل فیضی وصیت نمبر ۲۳۶۷۲

مسل نمبر ۲۷۵۴۶:۔ میں نصرت سلطان زوجہ سلطان احمد بھٹی قوم جٹ بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو مسلم ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر دس ہزار روپے (۲) زیورات طلائی دو تولہ سات ماشہ مالیتی ۷۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نصرت سلطان معرفت سلطان احمد بھٹی ۲۸۹ اے نیو مسلم ٹاؤن لاہور نمبر ۱۲۔ گواہ شد نمبر۱۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلطان احمد بیٹی خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۳۱۲۹ - گواہ شد نمبر۲- اختر غلام رسول وصیت نمبر ۴۷۴۰

مسل نمبر ۲۷۵۴۷ :- محمد صادق ولد چوہدری بہاول بخش صاحب قوم وڑائچ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 5/3-L ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲/۹ ۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) انیس کنال زرعی مالیتی -/۸۰,۰۰۰ روپے (۲) مکان کچے دو عدد مالیتی -/۲۰۰۰ روپے (۳) نقد -/۲۰۰۰ روپے (۴) گائے -/۲۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۳,۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد صادق ولد چوہدری بہاول بخش چک 5/3-L ضلع جھنگ گواہ شد نمبر۱- ناصر احمد پسر موصی- گواہ شد نمبر۲- مبشر احمد طارق وصیت نمبر ۲۲۸۹۷

مسل نمبر ۲۷۵۴۸ :- میں محمد عبداللہ انصاری ولد محمد منیر انصاری قوم انصاری پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 258/40-C نورانی بستی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۰/۱/۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۳۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد عبداللہ انصاری 258/40C نورانی بستی کورنگی نمبر ۱½ کراچی نمبر۳۱ - گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر۲- عبدالمجید ولد عبدالمالک صاحب G-7 یسبر سکوائر کورنگی کراچی ۳۱

مسل نمبر ۲۷۵۴۹ :- میں راشدہ پروین زوجہ ظفر اقبال قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی نمبر ۳۱ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۱/۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۶۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۸ تولہ مالیتی -/۲۴۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامتہ۔ راشدہ پروین R-27 سیکٹر E-33 کورنگی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱- چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲- ظفر اقبال خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۵۵۰ :- میں ناصرہ بیگم زوجہ چوہدری ریاض احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R-79/9 دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۲/۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیورات طلائی ۵ تولہ مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے (۳) نقد -/۲۰۰۰ روپے۔ میزان -/۲۰,۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ناصرہ بیگم اہلیہ چوہدری ریاض احمد 79/9-R دستگیر سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱- چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲- چوہدری ریاض احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۵۵۱ :- میں ثریا زوجہ چوہدری صلاح الدین قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۲/۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیورات طلائی ۱۳½ تولہ مالیتی -/۴۰,۵۰۰ روپے (۲) حق مہر -/۵۰۰ روپے میزان -/۴۱,۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثریا بیگم زوجہ چوہدری صلاح الدین 79/9 دستگیر سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی۔ گواہ

بقیہ: ص ۵ سے آگے

کیونکہ اسے تو سب لوگ مل کر چنتے ہیں لیکن جہاں تک رشیا کے صدر کی مقبولیت کا تعلق ہے ہم اسے اس کی طاقت اسکی اہلیت اور اس کی سیاسی پختگی سے الگ نہیں کر سکتے یعنی اس کو حکومت کی ان چیزوں سے الگ نہیں کر سکتے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس حکومت پر اعتماد کیا جاتا ہے اسے ہرگز اس بات سے نہیں ڈرنا چاہیئے کہ اس کی مقبولیت میں فرق آجائے گا۔ ابھی دو تین سال تک تو ہمارا اعتماد یقیناً برقرار رہے گا۔ اگر اس عرصے میں ہم روسی زندگی میں تبدیلیاں نہ لا سکے تو ایک نہایت مایوسی کا دور شروع ہو جائیگا۔

مسٹر یلٹسن سے پوچھا گیا کہ گزشتہ ۵ سال میں آپ میں کس طرح تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ یلٹسن نے کہا گذشتہ ۵ سال بہت مشکل گذرے ہیں۔ ان ایام میں بہت سے غیر متوقع واقعات رونما ہوئے ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ ان ایام میں میں کئی دفعہ بدلا ہوں۔ لیکن اگر آپ تبدیلی کی چھوٹی چھوٹی لہروں کا نوٹس نہ لیں بڑی لہروں کا ہی خیال رکھیں تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان بڑی لہروں نے مجھے جمہوریت کے ساحل پر لا کھڑا کیا ہے۔ گذشتہ چند سالوں سے مجھ میں یہ حوصلہ پیدا کر دیا ہے کہ میں اپنے روائتی معاشرے سے الگ ہو جاؤں حالانکہ میں اسی معاشرے سے بہت منسلک تھا۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ ایسا کرنے والے لوگ بہت کم ہیں۔ لیکن روسیوں میں روز بروز جمہوریت کے دلدادہ لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں زندگی میں نہایت پر امید ہوں۔

کیا آپ الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لے رہے ہیں۔ قومی ضرورت بھی ہے اور نیکی کا کام بھی۔

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام -/۱۵ روپے
۶۰ گرام -/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ لاہور میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پاکستان کے فوجی میرے بہادر بھائی ہیں۔ میں نے اس سلسلے میں جو کچھ کہا وہ تاریخ کا ریکارڈ درست رکھنے کیلئے کہا ہے۔ اس وقت سرحدوں پر غیر یقینی صورت حال ہے فی الحال میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتی پاک فوج کا مورال بلند رکھنا میری پہلی ترجیح ہے۔

○ وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ پالیسیوں میں بڑی تبدیلیاں عوام کا مینڈیٹ حاصل کرنے کے بعد لائی جائیں گی ابھی تو صرف بیس مہینے کا گند صاف کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ کوئی غیر قانونی اور غیر دستوری کام نہیں کریں گے۔ مگر قانون اور دستور کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو قانون کا سامنا کرنا پڑے گا

○ مقبوضہ کشمیر کی سرحدوں پر پاکستان اور بھارت کی فوجوں کے درمیان شدید جنگ ہو رہی ہے۔ بھارتی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم وی پی سنگھ نے یہ انکشاف کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ بھارتی فوج پاکستانی حملہ کا جواب دے رہی ہے۔ اور تا حال وہاں جنگ جاری ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکی فوجوں نے کویت سرحد سے آدھا کلو میٹر دور پوزیشنیں سنبھال لیں۔ خلیج میں اسرائیلی افواج کی تعداد اور صلاحیت دونوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔

بی بی سی کے مطابق اس وقت امریکی فوجیں نہ صرف دفاعی صلاحیت حاصل کر چکی ہیں بلکہ حملہ کرنے کی صلاحیت بھی حاصل کرتی جا رہی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب میں موجود امریکی فوجیں کویتی سرحد سے صرف آدھ کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں۔

○ لیبیا کے سربراہ کرنل معمر قذافی نے امریکہ اور عراق پر الزام لگایا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں اشتعال انگیز کارروائیاں کر رہے ہیں اور دھمکی دی ہے کہ لیبیا اقوام متحدہ سے واپس چلا جائے گا۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل پیریز ڈی کوئیار نے کہا ہے کہ انہیں اب بھی امید ہے کہ مشرق وسطیٰ کے بحران کا پُرامن تصفیہ ہو سکتا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق ڈی کوئیار نے خلیج کی صورت حال کو کشیدہ اور دھماکہ خیز قرار دیتے ہوئے خیال ظاہر کیا ہے کہ ہر بم پھٹنے والا نہیں ہوتا انہوں نے سیکرٹری جنرل کے طور پر اپنے نو سالہ دور کے دوران اس صورت حال کو مشکل ترین قرار دیا ہے۔

○ بھارت نے ایم بی ارجن ٹینک پر تجربات مکمل کر لئے ہیں۔ ٹائمز آف انڈیا میں شائع شدہ ایک رپورٹ کے مطابق بھارت میں تیار کیا جانے والا ہلکا لڑاکا طیارہ ۱۹۹۵ء تک تیار کر لیا جائیگا بھارت کے زمین سے فضا میں مار کرنے والے درمیانی رینج کے جدید ترین میزائل آکاش کا تجربہ ماہ رواں کے اختتام سے قبل کیا جائے گا۔

ربوہ میں آپکے قدیمی احمدی جیولرز
محمود جیولرز گولبازار ربوہ
فون ۶۸۱ / ۶۸۲

حنیف ہومیو پیتھک کلینک
۱۷۶۔ بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری ماڈل ٹاؤن لاہور
موسم گرما کے اوقات کار
اتوار سے جمعرات تک صبح ۹ بجے سے ½۱۱ بجے
شام ۶ بجے سے ½۸ بجے تک
جمعہ کو صرف صبح اور ہر ہفتے کو صرف شام کے وقت دواخانہ کھلا ہو گا۔
خاکسار ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

پتہ

ثمر سے لذت
ثمر سے فرحت
ثمر سے شربت ثمر قند
اعلیٰ ثمر، اعلیٰ اثر
SHEZAN INTERNATIONAL LTD. LAHORE – KARACHI
adcom 494–90